مشاہدات۔869

ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت رسولؐ

وقت 5-7 منٹ

اَلزُّهْدُ حِرْفَتِيْ (حضرت محمدؐ)

زُہد میرا پیشہ ہے

(تقریر نمبر 12)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (ص:87)

کہ تُو کہہ دے کہ میں تم سے اس (بات) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی مَیں تکلّف کرنے والوں میں سے ہوں۔

سرور خاصانِ حق، شاہِ گروہ عاشقاں

آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 23)

ترجمہ: وہ خاصانِ حق کا سردار اور عاشقانِ الٰہی کی جماعت کا بادشاہ ہے جس کی روح نے معشوق کے وصل کے ہر درجے کو طے کر لیا ہے۔

معزز سامعین! ربیع الاوّل کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر تیار کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اِس ضمن میں مجھے الشفاء لقاضی عیاض بن موسیٰ میں درج حضرت علیؓ کی ایک روایت ملی ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی 20 خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ آج ان 20 خصوصیات میں سے بارہویں صفت اور خصوصیت اَلزُّهْدُ حِرْفَتِيْ یعنی زُہد میرا پیشہ ہے پر کچھ کہنے کے لئے مَیں آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ آگے بڑھنے سے قبل اِس پوری روایت کا جاننا ضروری ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی سیرت کے حوالے سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ:

اَلْمَعْرِفَةُ رَاْسُ مَالِيْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِيْنِيْ، وَالْحُبُّ اَسَاسِيْ، وَالشَّوْقُ مَرْكَبِيْ، وَذِكْرُ اللهِ اَنِيْسِيْ، وَالثِّقَةُ كَنْزِيْ، وَالْحُزْنُ رَفِيْقِيْ، وَالْعِلْمُ سَلَاحِيْ، وَالصَّبْرُ رِدَائِيْ، وَالرِّضَاءُ غَنِيْمَتِيْ وَالْعِجْزُ فَخْرِيْ، وَالزُّهْدُ حِرْفَتِيْ، وَالْيَقِيْنُ قُوَّتِيْ، وَالصِّدْقُ شَفِيْعَتِيْ، وَالطَّاعَةُ حَسَبِيْ، وَالْجِهَادُ خُلُقِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَثَمَرَةُ فُؤَادِيْ فِيْ ذِكْرِهٖ وَغَمِّيْ لِاَجَلِ اُمَّتِيْ وَشَوْقِيْ اِلٰى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ

(الشِّفَاءِ لقاضی عیاض بن موسیٰ صفحہ 81)

کہ معرفت میرا سرمایہ ہے اور عقل میرے دین کی بنیاد ہے اور محبت میری اساس ہے اور شوق میری سواری ہے اور ذکرِ الٰہی میرا مونس ہے اور وثوق میرا خزانہ ہے اور غم میرا رفیق اور علم میرا ہتھیار ہے، صبر میری چادر ہے، رضا میری غنیمت اور عاجزی میرا فخر ہے اور زُہد میرا پیشہ اور یقین میری قوت اور صدق میرا شفیع اور اطاعت میرا حسب، جہاد میرا خلق اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے اور میرا غم میری امت کے لئے ہے اور میرا اشوق اپنے رب عزّوجلّ کی طرف ہے۔

سامعین! آج کی تقریر کے عنوان میں ہر دو الفاظ زُہد اور حرفت عام طور پر قابلِ فہم ہیں لیکن اِن دونوں کے معنے جاننے اِس لئے بھی ضروری ہیں کہ اِن میں زُہد لفظ گو قابلِ فہم اور عام طور پر بولا جاتا ہے لیکن اکثر لوگ اِس کے معنوں سے نابلد ہیں۔ زُہد دنیا سے بے رغبتی کے لئے بولا جاتا ہے۔ زاہد، پرہیز گار، متقی اور دنیا کی چکا چوند سے دُور رہنے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ یوسف آیت 21 میں اِس لفظ کو برادرانِ یوسف کے لئے استعمال فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر صغیر میں اِس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"(اس کے بعد جب برادرانِ یوسف کو یوسف کے پکڑے جانے کا علم ہوا تو) انہوں نے اِسے (اپنا غلام بنا کر) کچھ تھوڑی سی قیمت یعنی چند گنتی کے درہموں کے بدلے (اِسی قافلہ والوں کے پاس اِسے) بیچ دیا اور وہ اس (حقیر قیمت) سے بالکل بے رغبت تھے۔"

زہد کے ایک معنی "رک جانا" بھی ہیں۔ حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لفظ زہد میں صرف تین حروف ہیں حرف (ز) کا معنی زینتِ دنیا کو ترک کرنا ہے۔ حرف (ہ) سے ہوائے نفس یعنی اپنے دل کی خواہش کو چھوڑنا مراد ہے اور (د) سے تمام دنیا کو ترک کرنا مراد ہے پس جب تو ان چیزوں سے منہ موڑے تو اس وقت زاہد کہلانے کا حقدار ہو گا۔ پس زہد یہ ہے کہ شریعت جس چیز کی اجازت دے اسے اختیار کرے اور باقی سب چھوڑ دے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اور زُہد یہ نہیں کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کرلے اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے اُس کو برباد کردو۔ **زُہد یہ ہے** کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر و ثواب ملتا ہے اُس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعہ ثواب سمجھو۔

(ابن ماجہ کتاب الذھد باب الزھد فی الدنیا حدیث نمبر 4100)

بعض لوگ زُہد کے لئے رہبانیت کا لفظ استعمال کرتے ہیں جبکہ رَہبانیت کے معنی ترکِ دنیا کے ہیں یعنی دنیا سے الگ تھلگ ہو کر سادھوؤں کی طرح دنیا سے الگ ہو کر کسی کونے کُھدرے میں بیٹھ جانا۔ جو جائز نہیں۔ حدیث میں آتا ہے

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 806)

کہ اسلام میں رہبانیت درست نہیں۔

جبکہ زُہد کو اختیار کرنے کی قرآن وحدیث میں تلقین ملتی ہے اور بہت سے بچوں کا نام "زاہد" رکھا جاتا ہے۔

جہاں تک حرِفَت کے معانی کا تعلق ہے۔ اِس کے معانی پیشہ، ہُنر، کاریگری اور علم کے لکھے ہیں۔ ہماری جماعتی تنظیموں میں یہ لفظ بہت استعمال ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب ذیلی تنظیمیں تشکیل دیں تو نوجوانوں اور بچوں، بچیوں کی تنظیموں میں ایک شعبہ "صنعت و حرفت" رکھا۔ جس میں نوجوانوں اور بچوں کو اپنے ہاتھوں سے مختلف اشیاء تیار کرکے نمائش یا مینا بازاروں میں پیش کرنا تھا۔ یوں نوجوانوں اور بچوں کے فارغ اوقات کو مصروف کرنا مقصد تھا۔ دوم ان نونہالوں کے ذہنوں کو سوچنے پر مجبور کرکے تیز کرنا تھا اور سوم اِن اشیاء کے فروخت سے ذیلی تنظیمیں مضبوط ہوں گی۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصف اَلزُّهْدُ حِرْفَتِيْ بیان فرمایا اِس میں درحقیقت آپؐ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میرا زُہد یعنی دنیا سے بے رغبتی میرا ہُنر اور پیشہ ہے جس پر عمل کرکے مَیں نے روحانی، دینی اور اخلاقی طور پر بہت کچھ کمایا ہے۔ انسان جب زُہد اختیار کرے گا تو بہت سی مزید نیکیاں، اوصاف انسان کے حصہ میں آئیں گی اور آئندہ آتی چلی جائیں گی۔ جیسے حضورؑ نے فرمایا کہ

"یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اِس دنیا کے نہیں رہتے۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 355)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ ص میں زاہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس صفت کے بارے میں لکھ دیا کہ

اے نبی! تو کہہ دے کہ مَیں تکلّف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (ص:87)

آپؐ کی تمام زندگی تکلّف، تصنّع سے پاک تھی۔ ہم اِسے زاہدانہ زندگی سے پکار سکتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ آپؐ کی گھریلو زندگی کے حوالہ سے بیان کرتی ہیں کہ آپؐ عام انسانوں کی طرح رہتے، گھریلو کاموں میں اہل خانہ کی مدد کرتے تھے۔

(بخاری)

سامعین! امام مسلم اپنے مجموعہ احادیث صحیح مسلم میں کتاب الزُّھْدُ کے تحت یہ حدیث لائے ہیں اور کیا ہی پیاری تشریح زُہد کی فرمائی ہے؟۔ فرمایا۔ اَلدُّنْیَا سِجْنُ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ کہ یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مؤلف حدیقۃ الصالحین اپنے اس مجموعہ حدیث میں زُہد کے مضمون کو "دنیا کی محبت سے اجتناب" کا عنوان دے کر زُہد کے تحت چند احادیث لائے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ سب سے سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا وہ شاعر لبید کا یہ مصرع ہے کہ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

(مسلم کتاب الشعر)

کہ سنو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔

ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو شُتر سوار سے اُس وقت تشبیہہ دی جب صحابہ نے عرض کی ہم آپؐ کو کوئی نرم و نازک گدیلہ بنا دیں کیونکہ چٹائی پر لیٹنے سے آپؐ کے جسم پر داغ پڑ جاتے ہیں تو فرمایا کہ مَیں تو اِس دنیا میں ایک شُتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اُترا اور پھر شام کو آگے چل پڑا۔ پھر ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے کندھے کو پکڑ کر فرمایا کہ تُو دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر کہ تُو مسافر ہے یا راہ چلتا مسافر۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 801-802)

حضرت مسیح موعودؑ نے کئی رنگ میں اِس مضمون کو سمجھایا ہے جیسے ہم ایک ریل کار میں سوار ہیں۔ جو ہر اسٹیشن پر رُک رہی ہے۔ کچھ مسافر اُتر رہے ہیں اور کچھ پیدائش کے ساتھ چڑھ رہے ہیں۔ پھر آپؑ نے برف کے پگھلنے سے مثال دی ہے کہ جس طرح برف پگھل کر کم ہوتی جاتی ہے اِسی طرح انسان کی زندگی پگھلتے پگھلتے کم ہو رہی ہے۔

ایک دفعہ حضرت سہیل بن مسعودؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عمل کرنے کا پوچھا کہ جس سے اللہ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں تو آپؐ نے فرمایا

اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا فِیْ اَیْدِیْ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ

کہ دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تم سے محبت کرے گا اور اُس سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے بے رغبت ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 803)

کیا ہی پیاری تشریح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زُہد کی فرمائی کہ ہر طرف لوگوں کی طرف ہی دیکھتے نہیں رہنا چاہئے اور نقل کے ذریعہ اُسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے کہ نہ دنیا رہے یا دین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زاہدوں کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت بھی فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بندہ کو اس حال میں دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کے بارے میں زہد (یعنی دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور بے رخی) اور کم بولنا (یعنی بے کار اور فضول باتوں سے زبان کا محفوظ رہنا) نصیب فرمایا ہے تو اس کے قریب رہا کرو، کیونکہ جس بندہ کا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دانائی عطا فرماتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف روانہ فرمایا تو نصیحت فرمائی:

"اے معاذ! آرام طلبی اور عیش و عشرت سے بچتے رہنا اس لئے کہ اللہ کے خاص بندے آرام طلب اور خوش عیش نہیں ہوا کرتے۔"

نیز ارشاد نبویؐ ہے۔

"اس امت کی پہلی نیکی یقین اور زہد ہے اور پہلی خرابی بخل اور دنیا میں زیادہ رہنے کی آرزو ہے۔"

ایک صحابیؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "یا رسول اللہؐ! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "ہر وہ مؤمن جو دل کا صاف اور زبان کا سچا ہو۔" عرض کی گئی: "صاف دل والے سے کیا مراد ہے؟" ارشاد فرمایا: "وہ متقی اور مخلص شخص جس کے دل میں خیانت، دھوکا، بغاوت اور حسد نہ ہو۔" پھر عرض کی گئی: "ایسے شخص کے بعد کون افضل ہے؟" ارشاد فرمایا: "وہ شخص جو دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرنے والا ہو۔"

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی حفظ اللسان)

سامعین! بعض لوگ زہد کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ آدمی دنیا کی ساری نعمتوں، راحتوں اور لذتوں کو اپنے اوپر حرام کر لے، نہ کبھی لذیذ کھانا کھائے، نہ ٹھنڈا پانی پئے، نہ اچھا کپڑا پہنے، نہ اچھے بستر پر سوئے، نہ اچھی سواری استعمال کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "زہد" کے متعلق ان خیالات کی نفی فرمائی، اور فرمایا "دنیا کے بارے

میں زہد اور اس کی طرف سے بے رغبتی (جو ایک ایمانی صفت ہے) وہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرنے اور مال کو برباد کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زہد کا اصل معیار اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس اور تمہارے ہاتھ میں ہو اس سے زیادہ اعتماد اور بھروسہ تمہیں اس پر ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس اور اس کے قبضہ میں ہے۔"
یعنی زہد کا معیار یہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں انسان کے پاس ہو اور اس کے ہاتھ میں ہو اسے فانی اور ناپائیدار یقین کرتے ہوئے اس پر اعتماد اور بھروسہ نہ کرے اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ پر یقین اور اس کے فضل و کرم پر زیادہ اعتماد اور بھروسہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عمل مبارک سے امت کو زہد کی ترغیب اور تعلیم دی۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کی محبت اور چاہت ہی آدمی سے وہ سارے کام کراتی ہے، جن کی وجہ سے وہ خدا کی محبت کے لائق نہیں رہتا۔ اس لئے اللہ کی محبت حاصل کرنے کا راستہ یہی ہے کہ دنیا کی چاہت اور رغبت دل میں نہ رہے جب دنیا کی محبت دل سے نکل جائے گی تو پھر دل اللہ کی محبت کے لئے فارغ ہو جائے گا اور پھر اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اتنے خلوص کے ساتھ ہو گی کہ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پیارا ہو جائے گا۔ چنانچہ حقیقی زہد جس چیز کا نام ہے وہ دراصل ایمان کے بنیادی حقائق پر محنت کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ایک نعمت ہے۔ یہ درحقیقت دل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ "زہد" کا کوئی تعلق آدمی کے 'غریب' یا 'مالدار' ہونے کے ساتھ سرے سے ہے ہی نہیں۔ ایک آدمی ارب پتی ہو کر زاہدِ دنیا اور طالبِ آخرت ہو سکتا ہے، جبکہ ایک دوسرا آدمی مفلس ہوتے ہوئے دنیا پرست اور آخرت سے غافل۔ کیونکہ 'زہد' اور 'دنیا پرستی' کا تعلق سراسر 'ہاتھ' یا 'جیب' کے ساتھ نہیں بلکہ 'دل' کے ساتھ ہے اور آدمی کے 'اہدافِ زندگی' کے ساتھ ہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص دنیا کو ردّ نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا۔ دیکھو! حضرت ابو بکرؓ نے سب سے اوّل دنیا کو ردّ کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آحاضر ہوئے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا...بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اَور اَور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اُترنا مشکل ہے۔ اِس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 169)

پھر فرماتے ہیں:

"تعجّب ہے کہ انسان اِس دُنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اِس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا، دوستوں کا جُدا ہونا، ہر ایک محبوب سے کنارہ کش کرنا، البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ

جُز خلوت گاہے حق آرام نیست

انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے دوسرے لحظہ میں اُسے رنج ہوتا ہے۔ لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسے کہ پانی کا مزا اُس وقت آتا ہے جبکہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 154-155)

حضورؑ نے فرمایا:

"یاد رکھو! اسلام ایک موت ہے جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا اور خدا ہی کے ساتھ بولتا، چلتا، پھرتا، سنتا، دیکھتا نہیں وہ مسلمان نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 121)

پھر آپؑ نے زُہد کی کیا ہی عمدہ تشریح اپنے متعلق فرمائی کہ ایک دفعہ مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنوانے کی حاجت ہوئی تو حضورؑ کی تاکید تھی کہ اینٹوں اور پتھروں پر روپیہ خرچ کرنا عبث ہے اتنا ہی کام کرو۔ جس سے چند روزہ زندگی بسر ہو جائے۔ نجّار تیر بندیاں اور تختے رندے سے صاف کر رہا تھا۔ حضورؑ نے اُسے روک دیا اور فرمایا۔ "یہ محض تکلّف ہے اور ناحق دیر لگانا ہے۔ مختصر کام کرو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کس مکان سے اُنس نہیں۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک

جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ ورابطہ رہے۔"

(ملفوظات جلد2 صفحہ 5)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے ملفوظات کے انڈیکس کو مدوّن کرتے وقت اِس واقعہ کو جو مَیں نے ابھی بیان کیا ہے۔"زُہد"عنوان کے تحت بیان فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمارے آقا و موالی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت پُر حکمت کلام کے ذریعہ یہ مضمون ہمیں سمجھا دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں اَلدُّنْیَا سِجْنُ لِمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ لِکَافِرِ یعنی یہ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔(صحیح مسلم کتاب الزُّھد و الرقاق باب نمبر 1) اِس جامع ومانع کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام اور ناپسندیدہ قرار دی جانے والی شہوات دنیا اِسی کی خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اور اُس کی اطاعت میں مجاہدات کرتا اور مشکلات برداشت کرتا ہے۔ اس لئے یہ دنیا بظاہر اس کے لئے ایک قید خانہ کی مانند ہو جاتی ہے... پس ایک سچے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اس کی تکالیف بھی عارضی ہیں اور جن لوگوں کو اِس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے میں ایسے شخص کی اُخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے کی تکالیف دور فرما دیتا ہے۔"

(بنیادی مسائل کے جوابات قسط:42)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)